اداریہ

نواز کلنٹن ملاقات کا حاصل

(امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ' کا اخبارات کو جاری کردہ بیان)

ابھی نہ تو یہ واضح ہے کہ واشنگٹن میں نواز کلنٹن ملاقات کس طرح ہوئی' صدر امریکہ کی دعوت پر یا وزیراعظم پاکستان کی "درخواست" پر —— نہ ہی پورے طور پر یہ واضح ہے کہ وہاں جو کچھ طے پایا ہے اس پر تعمیل کس انداز میں ہو گی۔ تاہم ایک بات بالکل واضح ہے کہ ۲۸ مئی ۹۸ء کے ایٹمی دھماکوں سے جو نفسیاتی اور جذباتی فضا پاکستان میں پیدا ہوئی تھی کہ ہم بھارت کے پوری طرح مدمقابل ہیں وہ یکبارگی ختم ہو گئی ہے۔ اس صورتحال سے پاکستان کے عوام کو جو صدمہ پہنچے گا وہ ۷۱ء کے سقوط ڈھاکہ کے صدمے سے کسی طرح کم نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ اگر کشیدگی میں کمی (De-Escalation) براہ راست پاک بھارت مذاکرات کے ذریعے ہوتی' خواہ وہ بیک چینل اور ٹریک ۲ کے ذریعے ہی ہوتے' اور سیاچین اور کارگل سے انخلاء کا عمل بیک وقت اور باہمی طے شدہ پروگرام کے تحت ہوتا تب بھی کچھ نہ کچھ عزت رہ جاتی۔ لیکن اب جو صورت بنی ہے کہ اس کے باوجود کہ صدر امریکہ مسلسل بھارت ہی کی بولی بول رہا تھا بھارتی وزیراعظم واجپائی نے تو صدر کلنٹن کی دعوت ملاقات کو رعونت کے ساتھ ٹھکرا دیا مبادا اس کا کوئی شائبہ بھی پیدا ہو جائے کہ بھارت کشمیر کے مسئلے میں کسی تیسری طاقت کی مداخلت برداشت کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں پاکستان کا وزیراعظم اپنی شرف باریابی کی درخواست منظور ہونے یا ادھر سے دعوت وصول ہونے پر غیر معمولی عجلت کے ساتھ والہانہ انداز میں دوڑ کر حاضر خدمت ہو گیا —— پھر بلیئر ہاؤس کے باہر' اندر داخلہ سے قبل کا جو منظر ذرائع ابلاغ نے عام کیا ہے اس میں نواز شریف صاحب جیسے سر جھکائے کھڑے نظر آئے —— اور پھر نہ صرف یہ کہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ صدر کلنٹن نے حرف بحرف بھارت کے موقف کی تائید کی اور پاکستان پر ہر ممکن دباؤ ڈالا' بلکہ حاصل ملاقات بھی وہ ہے جسے پاکستان کے بیشتر محب قوم و وطن عناصر نہ صرف سرنڈر بلکہ مجاہدین حریت کے خون سے غداری سے تعبیر کر رہے ہیں —— الغرض یہ کہ ہوبہو وہی نقشہ ہے جو قرآن حکیم کے الفاظ "وَضُرِبَتْ عَلَيهِم الذِّلَّةُ والمسكنةُ" میں کھینچا گیا ہے —— یعنی ملت اسلامیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ نے سقوط ڈھاکہ کے بعد ذلت و مسکنت کے عذاب کا ایک اور کوڑا دے مارا ہے! اس مرحلے پر روایتی اپوزیشن تو لامحالہ بھرپور سیاسی فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی لیکن جو دینی اشخاص یا جماعتیں احتجاجی ہنگامہ برپا کرنے کے پروگرام بنا رہی ہیں۔ ان سے ہماری گذارش یہ ہے کہ جلوسوں اور نعروں اور واجپائی یا نواز شریف کے پتلے جلانے سے کچھ حاصل نہیں۔ دراصل یہ مرحلہ ہمارے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ ہم سوچیں کہ ع "ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند۔ گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں" کے مصداق رحمت و نصرت خداوندی ہم سے کیوں روٹھ گئی ہے —— اور ذلت اور مسکنت ہم پر کیوں تھوپ دی گئی ہیں —— اس سوال کا حتمی اور قطعی جواب یہ ہے کہ ہم نے پاکستان میں اللہ کے دین کا بول بالا کرنے کا جو عہد اب سے نصف صدی قبل کیا تھا ہم تاحال اس سے انحراف کئے ہوئے ہیں —— یہاں تک کہ سود پر مبنی معیشت کے ذریعے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ جاری تھی ہی —— اب اس پر بے شمار قسم کی لاٹریوں کے ذریعے جوئے کے طوفان کا اضافہ کر دیا گیا ہے —— اور اللہ کی روٹھی ہوئی رحمت و نصرت کو منانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم انفرادی طور پر خود جملہ احکام خداوندی پر عمل پیرا ہوں' اور اجتماعی طور پر اپنے آپ کو ہمہ تن اور ہمہ وقت اس جدوجہد میں لگا دیں کہ یہاں اللہ کے دین کا بول بالا ہو ——! اور اس کے لئے خاص اسوۂ رسول ﷺ سے ماخوذ طریق کار اختیار کریں۔ شاید کہ ہماری یہ اجتماعی توبہ اللہ کے یہاں مقبول ہو جائے اور ہمیں اس کی رحمت و نصرت کا سایہ حاصل ہو جائے —— اس کے بغیر محض زبانی کلامی توبہ و استغفار کے ورد' یا صدر مملکت کے تازہ ارشاد کے مطابق ایک نئی "نماز توبہ" ایجاد کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

رہا بھارت کے مقابلے میں ہمارا مقام اور مرتبہ —— تو اگرچہ حالیہ حادثہ فاجعہ نے تو ع "ہر شب کی منتوں نے تو کھو دی رہی سہی!" کے مصداق ہمیں بہت ہی ہلکا بنا کے رکھ دیا ہے —— لیکن اگر ہمیں شعور ہو جائے تو ہمارے پاس نظریۂ و نظام حق کی دو قوتیں ایسی موجود ہیں کہ اگر ہم ان کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جائیں تو وہ صرف بھارت ہی نہیں پوری دنیا کو فتح کر سکتی ہیں!

لہٰذا اصل ضرورت احتجاجی ہنگاموں کی نہیں —— ٹھنڈے دل سے غور و فکر اور صحیح سمت میں عملی جدوجہد کی ہے! —— اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے! ۔

ایٹمی صلاحیت کا دفاع اہل پاکستان کی دینی ذمہ داری ہے

کشمیری مجاہدین کی قربانیوں کے نتیجے میں مسئلہ کشمیر عالمی برادری پر پوری طرح واضح ہو چکا ہے

حکومت کی ٹریک ٹو پالیسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا رخ جنگ کے بجائے اعلان لاہور کی طرف ہے

اندیشہ ہے کہ خلیج کی جنگ کی طرز کا ڈرامہ رچا کر ہمارا وہی حشر کیا جائے گا جو عراق کا ہوا

حالیہ پاک بھارت کشیدگی کے حوالے سے پاکستان میں بھی آراء دو حصوں میں بٹ چکی ہیں

حکومت کارگل پر کوئی سمجھوتہ کرنے سے پہلے عوام کو اعتماد میں لے

انٹرنیشنل پریس میں کارگل کے حوالے سے بھارت کے تحمل کو سراہا جا رہا ہے

صلح حدیبیہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی صلح بھی سودمند ثابت ہوتی ہے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲/ جولائی ۹۹ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

حمد و ثنا' تلاوتِ آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد' فرمایا : پاک بھارت حالیہ کشیدگی کے حوالے سے اگر ہم قرآن سے رہنمائی حاصل کریں تو سورۂ انفال کی اس آیت کے مطابق ہم نے اللہ کا یہ حکم تو پورا کیا ہے جہاں فرمایا گیا ہے : ﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ ۝﴾ (انفال : ۶۰) "دشمن کے مقابلے میں تیاری رکھو جتنی تمہارے اختیار میں ہے۔ یعنی اپنی قوت (ضروری اسلحہ) اور سدھائے ہوئے گھوڑے تیار رکھو۔ اس کے ذریعے سے تم دہشت پیدا کر سکو گے اللہ اور اپنے دشمنوں کے دلوں میں اور ان کے علاوہ اور بھی دشمن ہیں جنہیں تم نہیں جانتے' اللہ انہیں جانتا ہے۔"

اس اعتبار سے ہم دیکھیں تو بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں بحیثیت قوم ہم نے دھماکے کر کے اللہ کا حکم ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ﴾ پورا کر دیا۔ یہ سب اللہ کا خصوصی انعام ہے۔ یعنی جس طرح یہ مملکت خداداد اللہ نے اپنے خصوصی فضل سے عطا فرمائی ہے بالکل اسی طرح پاکستان کا ایٹمی صلاحیت حاصل کر لینا بھی اللہ کا خصوصی انعام ہے۔

اسی طرح کارگل کا مسئلہ پیدا ہونے کے بعد اب تک جو صورت حال رہی ہے' یعنی ہماری طرف سے کسی درجے میں ضعف کا اظہار نہیں ہوا' قوم اور افواجِ پاکستان کا مورال بھی بلند ہے اور ہم بھارت کے ہر اقدام کا جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ ہمارا یہ طرز عمل بھی مذکورہ بالا آیات کی عکاسی کرتا ہے۔ اگرچہ ان آیات کے مخاطب اول صحابہ کرام ؓ تھے اور ہم ان کے مقابل "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" کے مصداق کوئی حیثیت نہیں رکھتے' لیکن ہمارے لئے رہنمائی کا سرچشمہ و منبع تو یہی آیات قرآنیہ ہیں' چنانچہ اس حوالے سے اس آیہ مبارکہ کا ایک ہلکا سا عکس حالیہ پاک بھارت کشیدگی کے دوران ہماری کیفیت میں نظر آتا ہے۔ جس پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

تاہم موجودہ صورت حال میں اگلی آیات بھی بہت زیادہ قابل توجہ ہیں اور ان میں ہمارے لئے کافی رہنمائی موجود ہے : ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (انفال : ۶۱-۶۲) "اگر وہ (آپ ؐ کے دشمن) کندھے جھکا دیں تو آپ بھی جھک جائیے اور اللہ پر توکل رکھئے' بے شک اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ اگر ان کا ارادہ آپ ؐ کو دھوکا دینے کا ہے تو آپ ؐ نہ گھبرایئے' آپ ؐ کی طرف سے اللہ ان کے لئے کافی ہے۔ وہی ہے کہ جس نے آپ ؐ کی مدد کی ہے خود اپنی قدرت سے بھی اور مومنین کے ذریعے بھی"۔

سورۂ انفال کی ان آیات کے مضمون پر غور کیا جائے تو بظاہر یہاں پچھلی آیات کے بالکل برعکس ہدایات دی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ ان دونوں مضامین کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ جنگی معاملات میں دونوں صورتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ جنگ کے ساتھ صلح بھی ہوتی ہے۔ ہر وقت جنگ ہی نہیں ہوتی' کسی وقت صلح بھی مبنی بر مصلحت ہوتی ہے۔ جس کی نمایاں ترین مثال صلح حدیبیہ ہے' حالانکہ تمام صحابہ ؓ اس پر شدید مضطرب اور بے چین تھے کہ ہم قوت و طاقت رکھنے کے باوجود کفار کے ساتھ ایسی شرائط پر صلح کیوں کر رہے ہیں جو یک طرفہ طور پر (بظاہر) کفار کے حق میں جاتی ہیں۔ تاہم اللہ نے وحی کے ذریعے اسی وقت صحابہ ؓ کو خوشخبری سنا دی تھی کہ : ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ یعنی اگرچہ تم دب کر صلح کر رہے ہو لیکن یہ صلح حدیبیہ درحقیقت "فتح مبین" ہے۔ اور تاریخ نے ثابت کر دیا کہ آنحضور ﷺ کا

یہ فیصلہ دین اسلام کے لئے کس قدر سود مند ثابت ہوا۔ اسی طرح آنحضورؐ نے مدینہ کے گردونواح میں آباد قبائل سے جو معاہدے کئے ہیں وہ بحیثیت Statesman آپؐ کے تدبر و معاملہ فہمی کا ثبوت اور اسلام کی جنگی تاریخ میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بہرحال ان آیات کی روشنی میں موجودہ پاک بھارت صورت حال کا تجزیہ کیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جو جنگ تلی ہوئی تھی اور ابتداء میں تو بالکل یہ نقشہ تھا کہ جنگ کسی بھی لمحے شروع ہو جائے گی لیکن اب حالات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ جنگ کچھ ٹلتی جا رہی ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب میری دانست میں یہ ہے کہ بھارت کو اب نظر آ رہا ہے کہ رفتہ رفتہ عالمی رائے عامہ اس کے حق میں استوار ہو رہی ہے اور کارگل میں شدید نقصان اٹھانے کے باوجود جنگ سے گریز پر انٹرنیشنل پریس میں بھارت کے تحمل کی تعریف کی جا رہی ہے، یعنی مقبوضہ کشمیر میں مظالم ڈھائے جانے کی وجہ سے جو عالمی رائے عامہ گزشتہ چند سالوں سے بھارت کے خلاف تھی، اب کارگل کے محاذ پر بھارت کے زک اٹھانے اور شدید نقصان برداشت کرنے کے باوجود تحمل کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے تبدیل ہو رہی ہے۔ لہٰذا بھارت مصلحتاً جنگ کو ملتوی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان خواہ چین کے پاس گیا ہو یا کسی اور اسلامی ملک سے اس نے حمایت کی درخواست کی ہو، ہر طرف سے ہمیں یہی جواب ملا کہ یہ مسئلہ مذاکرات سے حل کیا جائے اور جارحیت ختم ہونی چاہئے۔ اس بیان کا پہلا حصہ بلاشبہ ہماری تائید میں ہے کیونکہ پاکستان ابتدا ہی سے مذاکرات کی پیش کش کر رہا ہے، مگر ان کا یہ کہنا کہ جارحیت ختم ہونی چاہئے' دراصل دبے لفظوں میں ہمیں مورد الزام ٹھہرانے کے مترادف ہے اور جارحیت کا یہ الزام اصل میں پاکستان پر لگایا جا رہا ہے۔ جیسا کہ امریکہ بھی کہہ چکا ہے کہ یہ مسئلہ پاکستان کی دراندازی کا نتیجہ ہے اور اب پاکستان کو سنگین نتائج کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ گزشتہ دس سالہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو اگر وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو بھارت جارح قرار پاتا ہے کہ اس کے ظلم اور ڈھٹائی کے باعث یہ معاملہ سلجھنے کی بجائے الجھتا چلا گیا لیکن کارگل کے تنازعہ کو اگر کشمیر کے مسئلے سے الگ کر کے دیکھا جائے تو جارح کا لیبل پاکستان پر چسپاں ہوتا ہے اور خواہ ہم کتنا ہی کہتے رہیں کہ مجاہدین سے ہمارا کوئی تعلق نہیں کوئی ہماری یہ بات باور کرنے کو تیار نہیں۔ "نیوز ویک" اپنے تازہ شمارے میں لکھتا ہے کہ "اسلام آباد میں مقیم مغربی مبصرین و تجزیہ نگاروں نے اس بات کے ثبوت اکٹھے کر لئے ہیں کہ کارگل میں پیش قدمی کا نقشہ پاکستانی فوج کا تیار کردہ ہے اور ناردرن لائٹ انفنٹری کے پانچ سو تربیت یافتہ نوجوان اس مہم کی قیادت کر رہے ہیں"۔ چونکہ ناردرن لائٹ انفنٹری براہ راست فوج کے تابع نہیں بلکہ وزارت داخلہ کے ماتحت ہے اس لئے پاکستان یہ کہہ سکتا ہے کہ افواج پاکستان اس معاملہ میں ملوث نہیں، لیکن پاکستان کے لئے اب عالمی رائے عامہ کو تبدیل کرنا اتنا آسان نہیں رہا۔

اس معاملے میں اہل پاکستان کی آراء بھی دو حصوں میں بٹی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جو پاکستانی قومیت پرستی اور Pro-Islam ذہنیت کا حامل ہے، جن کا ترجمان بلکہ بعض اعتبارات سے سربراہ "نوائے وقت" ہے۔ اس طبقے میں بہت سے سابق جرنیل بھی شامل ہیں جس کے سرخیل حمید گل ہیں جن کا جذبہ حب الوطنی' اسلام سے محبت اور خلوص ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ عوامی سطح پر پنجاب اور کراچی کے عوام حتیٰ کہ ایم۔ کیو۔ ایم بھی اسی پہلے گروپ میں شامل ہے جبکہ ہمارے اکثر سیاسی قائدین کا رُخ بھی اسی طرف ہے کہ کارگل سے کسی قیمت پر پسپائی اختیار نہ کی جائے یعنی ہرچہ بادا باد کے مصداق پاکستان کو کارگل میں حاصل ہونے والا سنہری موقع کسی صورت ضائع نہیں کرنا چاہئے خواہ اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جنگ چھڑ جائے اور خواہ اس میں ایٹمی اسلحہ کے استعمال تک کی نوبت آ جائے۔

دوسری طرف اندرونِ ملک کچھ سیاسی تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کی رائے یہ ہے کہ حتی الامکان جنگ سے اجتناب اور بالخصوص ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال سے گریز کیا جائے ورنہ بہت ہولناک تباہی ہوگی۔ اس نکتہ نظر کی نمائندگی انگریزی اخبار "ڈان" اور "دی نیوز" کر رہے ہیں۔ اسی طرح بیرون ملک مسلم و غیر مسلم مبصرین اور پاکستانیوں کی رائے بھی یہی ہے کہ اس کشیدہ صورت حال کو Defuse کیا جائے۔ حال ہی میں حکومت کی جو ٹریک ٹو پالیسی بے نقاب ہوئی ہے یعنی ڈاکٹر مبشر حسن اور نیاز اے نائیک کے ذریعے جو خفیہ مذاکرات کئے جا رہے ہیں اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خود حکومت کا رخ جنگ کے بجائے اعلان لاہور کی طرف ہے۔ ان حالات میں اگرچہ میری بھی یہی رائے ہے کہ جنگ کے بجائے مذاکرات کی راہ اختیار کی جائے تاہم میری اس رائے کے پس پردہ عوامل کچھ اور ہیں جن کا میں بعد میں ذکر کروں گا بہرکیف خفیہ مذاکرات کسی طور مناسب نہیں۔ اور اب یہ خبریں بھی آ رہی ہیں کہ کارگل کی چوٹیوں سے نیچے اترنے کا جلد ہی کوئی ٹائم ٹیبل طے کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں حکومت کو چاہئے کہ وہ کوئی سمجھوتہ کرنے سے پہلے عوام کو اعتماد میں لے۔

بہرحال ان حالات میں سورۃ انفال کی آیات ۶۱ اور ۶۲ کے مطابق بہترین حکمت عملی یہ ہے کہ جنگ سے گریز کیا جائے اور پاکستان اگر بھارت سے اس اصول پر مذاکرات کرے کہ بھارت سیاچین سے فوجیں اُتار لے تو پاکستان بھی مجاہدین سے کہے گا کہ وہ کارگل کی چوٹیاں خالی کر دیں تو یہ بھی میرے نزدیک گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس موقف کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ سیاچن میں بھارت کا بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان ہو رہا تھا اور وہ خود وہاں سے واپسی کے لئے کسی بہانے کی تلاش میں تھا تب بھی ہمیں اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ سیاچن خود ہمارے لئے بھی بہت بڑا درد سر بنا ہوا تھا۔ بھاری مالی وسائل کے ساتھ ساتھ نہایت قیمتی جانوں کے مسلسل ضیاع سے ہمیں بھی سابقہ تھا۔ یہ مسئلہ اگر خوش اسلوبی سے طے ہو جاتا ہے اور بھارت کی خواہ اس میں Face Saving بھی ہوتی ہو تو ہمارا بھی ایک بہت بڑا بوجھ اس ذریعے سے ہلکا ہو گا اور ہم سکھ کا سانس لے سکیں گے۔ صلح حدیبیہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی دب کر صلح کرنا بھی سودمند ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک مسئلہ کشمیر کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں عالمی رائے عامہ بھارت کے حق میں تبدیل ہو رہی ہے جو کہ مسئلہ کشمیر کے مستقل اور دیرپا حل کے ضمن میں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کارگل اور سیاچین کا مسئلہ مذاکرات سے حل کر لیا جائے تو کارگل سیکٹر میں حالیہ محاذ آرائی اور مجاہدین کی قربانیوں کے نتیجے میں اب مسئلہ کشمیر عالمی برادری پر اس طور پر واضح ہو چکا ہے کہ بعد ازاں بھارت کو عالمی رائے عامہ کے دباؤ کے ذریعے مذاکرات پر آمادہ کیا جا سکے گا اور قوی امید ہے کہ ان دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے کشمیر کے مسئلے کا کوئی قابل قبول حل ضرور نکل آئے گا۔

میری اس رائے کا ایک سبب تو یہ ہے کہ پاکستان کی خداداد ایٹمی صلاحیت صیہونیت اور اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں بری طرح کھٹک رہی ہے۔ اور شدید خدشہ ہے کہ پاک بھارت جنگ کی صورت میں ہم اپنی اس ایٹمی صلاحیت سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔ حال ہی میں ایک مقامی اخبار میں ایک امریکی پالیسی ساز ادارے "رینڈ کارپوریشن" کے مرتب کردہ منظر نامہ پر مشتمل ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطابق امریکی محکمۂ دفاع پینٹاگون نے پاک بھارت ایٹمی جنگ کی پیشین گوئی ایک سال قبل کر دی تھی۔ اور اس پیشین گوئی یا پالیسی پر مشتمل رینڈ کارپوریشن نے جو منظر نامہ ترتیب دیا ہے' حالات حیرت انگیز طور پر اسی رخ پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ اس رپورٹ کے مطابق پاک بھارت جنگ شروع ہونے کے بعد پاکستان تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق ایٹمی اسلحہ استعمال کرے گا تو جواباً بھارت بھی ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا اور ایٹمی اسلحہ کے استعمال کے جرم کی پاداش میں دونوں ممالک میں امریکی افواج اتار دی جائیں گی۔ تاہم

(باقی صفحہ ۶ پر)

اس ذلت آمیز پسپائی کے نتیجے میں ملک میں جاری داخلی کشیدگی انتہائی صورت اختیار کر لے گی!

امریکہ نے اس حالت میں پاکستان کو ایف ۱۶ دیئے تھے کہ ان پر ایٹمی وار ہیڈ نہ لگایا جاسکے لیکن پاکستان نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا

پاکستان کی حالت ایسے گستاخ بچے کی سی ہے جس کے ہاتھ میں انتہائی قیمتی اور نازک آبگینہ آ گیا ہے

مرزا ایوب بیگ، امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور

ہونی ہو چکی' یوں تو لیاقت علی خان اور ایوب خان نے بھی دنیا میں امن قائم کرنے کا ٹھیکہ لیا تھا لیکن کلنٹن کی آنکھ کے تارے میاں نواز شریف نے تو خود کو امن کے نوبل پرائز کا مستحق ثابت کیا ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں راقم ایک لمحے کے لئے بھی خود کو قائل نہ کر سکا کہ یہ جنگ ہو گی؟ پاکستان اور بھارت کے درمیان سپر قوتیں ایسی جنگ کیوں ہونے دیں گی جس میں پاکستان کا پلہ بھاری رہتا ہوا نظر آئے۔ لہٰذا معاملات Point of no return سے بھی واپس آ گئے۔ اب صرف ایک خوف ہے جو ذہن پر بری طرح چھایا ہے کہ اگر اس ذلت آمیز معاہدے کی وجہ سے فوج اور حکومت کے درمیان پہلے سے موجود اختلاف سخت کشیدگی کی صورت اختیار کر گیا تو پھر کارگل خالی کر دینے کے باوجود ہم پر جنگ مسلط کی جا سکتی ہے' کیونکہ بھارت اتنا احمق نہیں ہے کہ اسے کوئی سنہری موقع ہاتھ لگے اور وہ اسے ضائع کر دے۔

ہر روایت کو مستحکم ہونے میں وقت لگتا ہے اور ہر مستحکم روایت کو توڑنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے حاکموں نے باون (۵۲) سال میں یہ روایت پختہ کر دی ہے کہ وہ اس امید پر کسی حساس معاملے میں عوامی دباؤ کی وجہ سے قدم تو بڑھا لیتے ہیں کہ کامیابی سے ان کا اقتدار لازوال ہو جائے گا' لیکن جب میدان کارزار میں ابتدائی کامیابیوں کے باوجود سپر قوتوں کی دھمکیوں سے ان کی کرسی معمولی سی ڈولتی ہے تو وہ اسے بچانے کے لئے امن کے پیغامبر بن جاتے ہیں۔ وہ آغاز میں کامیابی کی امید پر عوام اور فوج کا لہو گرما دیتے ہیں' پھر اسی لہو کا کرسی کے عوض سودا طے کر لیتے ہیں۔ فوج کی اس معاہدے سے ناخوشی بالکل واضح ہے۔ اگر وہ حکومت کی اطاعت میں اس صدمے کو برداشت کرنے کی کوشش کرتی ہے تب بھی اس آخری تجربے سے جرنیل سے لے کر سپاہی تک سب کے دماغ میں ایک بات راسخ ہو جائے گی کہ کیسی بہادری اور کیسی شجاعت اور شہادت؟ کیونکہ عین ممکن ہے زمین میں میرے خون کے جذب ہونے سے پہلے حکومت سفید جھنڈے کھڑے کر دے۔ یہ شبہ اب قیامت تک ایک عام سپاہی کے دماغ سے بھی نکالا نہیں جا سکے گا۔

راقم نے اپنے گذشتہ ہفتہ کے تجزیہ میں بھی عرض کیا تھا کہ حاکموں نے اگر ذلت آمیز پسپائی اختیار کی تو اس سے ملک میں داخلی محاذ پر کشیدگی اپنے عروج تک پہنچ جائے گی۔ اس کشیدگی سے دشمن بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ موجودہ حکومت اور اس کے بعد آنے والی حکومتیں کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جائیں گی اور چند سالوں میں کوئی کمزور حکومت اپنی بقا اسی میں سمجھے گی کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت پلیٹ میں رکھ کر دشمنوں کو پیش کر دی جائے۔ یہاں ایک اور نکتہ قابل غور ہے کہ اگر یہ صورت حال اس لئے پیدا کی گئی تھی کہ پاکستان بھارت جنگ کروا کر جب پاکستان ایٹمی اسلحہ کے استعمال پر مجبور ہو جائے تو پاکستان کو غیر ذمہ دار ملک قرار دے کر یہاں فوجیں اتار دی جائیں اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت سے وہی سلوک کیا جائے جو عراق سے کیا جا رہا ہے اور بالآخر پاکستان سے یہ صلاحیت مکمل طور پر چھین لی جائے۔ اگر ایسی کوئی پلاننگ تھی تو سوال یہ ہے کہ امریکہ نے یہ سنہری موقعہ کیوں کھو دیا؟ جونہی پاکستان نے کارگل کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا تھا' بھارت کو جنگ کا اشارہ دے دیا جاتا اور امریکہ اپنے مقاصد حاصل کر لیتا۔

رینڈ کارپوریشن کی پینٹاگون کے حوالے سے جھوٹی اور جعلسازی پر مبنی رپورٹ شائع کرنے کا بھی مطلب یہ تھا کہ پاکستان کے حاکموں کو ذرا دھمکا کر کارگل بھی خالی کروا لیا جائے اور اس جنگ کو بھی کامیابی سے ٹال لیا جائے جس کے نتائج کسی طرح بھی بھارت کے حق میں نکلتے نظر نہیں آ رہے تھے۔ خاص طور پر لاہور کی فتح کا شوشہ چھوڑنے کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں ایک طبقہ کے ذہن میں یہ بات پیدا کر دی جائے کہ اگر لاہور ہاتھ سے نکل گیا تو باقی پاکستان کیا رہ جائے گا۔ یاد رہے ۱۹۶۵ء میں بی بی سی کا بھی اسی خواہش پہ دم نکلا جا رہا تھا اور کیونکہ حاکموں کا تعلق لاہور سے ہی ہے چنانچہ لاہور کی فتح کی پیشین گوئی کر کے حاکموں کو بدحواس کر دیا جائے۔ ان کی پلاننگ کے عین مطابق لاہوری حاکم اس درجہ بدحواس ہوئے کہ خود اپنی خواہش پر راتوں رات امریکہ پہنچے جس پر ان کے گذشتہ دورہ کی طرح ان سے بدسلوکی کی گئی۔ واشنگٹن ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کرنے کے لئے پاکستان میں امریکی سفیر ریاض کھوکھر تنہا موجود تھے۔ مقامی انتظامیہ کے کسی نچلے درجے کے افسر نے بھی ایئرپورٹ آنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ پھر جب وہ کلنٹن سے ملاقات کرنے کے لئے بلیئر ہاؤس امریکہ نے وقت کے مطابق ۳۵-۱۲ پر پہنچے تو امریکی صدر یعنی میزبان ایک گھنٹہ بعد وہاں تشریف لائے اور میاں صاحب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جبکہ بھارت کے وزیراعظم کو امریکی صدر نے مدعو کیا لیکن انہوں نے وہاں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ تین گھنٹے کے مذاکرات کے بعد اعلان ہوا کہ شملہ معاہدے کے مطابق کنٹرول لائن بحال کرنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ بھارت اگرچہ ۱۹۸۹ء سے سیاچین سے اپنی جان چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا اور اب بھی امید تو ہے کہ وہ کارگل کے عوض سیاچین خالی کرنے پر رضامند ہو جائے گا لیکن نواز کلنٹن مشترکہ اعلامیہ کے فوری بعد جو بھارتی ردعمل سامنے آیا ہے وہ یہ تھا کہ سیاچین کنٹرول لائن کا حصہ نہیں ہے۔ یہ فاتحانہ ردعمل قدرتی امر ہے۔ جب حریف پسپا ہوتا ہے تو فاتح اس کا تعاقب کرتا ہے۔ لہٰذا سرحدی ردوبدل کے حوالے سے بھارت کا کوئی نہ کوئی مطالبہ یا عملی قدم جلد یا بدیر یقیناً سامنے آئے گا۔

یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ عراق اور

پاکستان میں جغرافیائی محل وقوع کا فرق ہونے کے علاوہ دونوں ممالک کے عوام کی نفسیات میں فرق ہے اور بہت سے فرق وتفاوت کے علاوہ سب سے بڑا فرق تو یہ ہے کہ عراق ہی نہیں تمام عالم عرب جدید صلاحیتوں کے حوالے سے بانجھ ثابت ہوا ہے جبکہ پاکستانیوں کا حال یہ ہے کہ سائنسی تعلیم کی سہولتوں کے فقدان کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر عبدالقدیر کو جنم دیا۔ ٹیکنالوجی میں اپنی درک لگانے کا عالم یہ ہے کہ امریکہ نے ایف ۱۶ اس انتظام کے ساتھ پاکستان کو دیئے کہ ان پر ایٹمی وار ہیڈ نہ لگائے جا سکیں، لیکن پاکستانیوں نے ناممکن کو ممکن بنا دیا اور ایف ۱۶ میں ایسی تبدیلی کی کہ اس پر ایٹمی وار ہیڈ لگانا ممکن ہوگیا۔ لہٰذا یہ وجہ ہے کہ بقیہ ایف ۱۶ فوری طور پر امریکہ نے روک لئے اور حال ہی میں ان کے اونے پونے دام واپس کئے۔ ایک امریکہ جریدے کے مطابق پاکستانی فضائیہ کے افسر جب امریکہ ٹریننگ لینے جاتے ہیں تو ایسے ایسے کرتبوں کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ امریکہ فضائیہ کے افسر خوف سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ہم نے یورپ کی یونیورسٹی سے سند یافتہ کئی انجینئروں کو ان پڑھ مستریوں کے پاؤں پکڑتے دیکھا ہے۔ ساری تفصیل عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلم دشمن عالمی قوتیں اس فرق کو سمجھتی ہیں۔ لہٰذا پاکستان کو تباہ و برباد کرنے کا وہ طریقہ اختیار نہیں کریں گی جو طریقہ انہوں نے عراق کے خلاف استعمال کیا تھا۔ تاریخ پکار پکار کرتاتی ہے جب بھی مسلمان جنگی لحاظ سے ناقابل تسخیر ہوا ہے اسے گڑ دے کر مارا گیا ہے۔ راقم نے پاکستان کی تمام اقتصادی اور اخلاقی کمزوریوں کے باوجود اسے سوچ سمجھ کر ناقابل تسخیر قرار دیا ہے، کیونکہ پاکستان کی حالت اس وقت ایک ایسے شریر اور گستاخ بچے کی سی ہے جس کے ہاتھ میں انتہائی نازک اور قیمتی آبگینہ ہے۔ اگر آپ اس پر جھپٹیں گے تو وہ جلدی میں یا ڈر کر اس قیمتی آبگینے کو پاش پاش کر دے گا۔ لہٰذا بڑی حکمت سے اسے پچکار کر یا لالچ دے کر بڑی خوش اسلوبی سے اس قیمتی اور نازک شے پر قابو پا لیا جاتا ہے اور پھر اس کی خوب پٹائی کی جاتی ہے کہ اس نے کس کی اجازت سے یہ قیمتی شے پکڑنے کی جرأت کی تھی۔

اگر عراق بھی ایٹمی قوت کا حامل ہوتا تو امریکہ بذریعہ جنگ اس سے یہ صلاحیت کبھی نہ چھیننے کی کوشش کرتا۔

بہرحال اسلام دشمن قوتوں کو پاکستان پر عراق سے کہیں زیادہ غصہ ہے اور ہمارے حکمرانوں کے طرز عمل اور ان کی سوچ و فکر سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اسلام دشمن قوتیں ہمیں ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ پھر ہمارا حال وہ ہوگا کہ عراقی بھی ہم پر ترس کھائیں گے۔ اس لئے کہ پاکستانیوں کی جو صفات راقم نے اوپر بیان کی ہیں، ہمارے دشمن اس سے آگاہ ہیں۔ وہ ہمیں ادھ موا بھی نہیں چھوڑیں گے کہ کہیں یہ اس خوفناک صلاحیت کو پھر نہ حاصل کر لیں۔ آخر میں ایک لطیفہ بھی سماعت فرمالیں۔ نواز کلنٹن مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ ہے جب کنٹرول لائن بحال ہو جائے گی تو صدر کلنٹن ذاتی دلچسپی سے مسئلہ کشمیر حل کروائیں گے۔ جبکہ یہ ذات شریف اگلے سال وائٹ ہاؤس سے ہی رخصت ہو رہی ہے۔ جب ہم بصد شوق دھوکہ کھانے کو تیار ہیں تو وہ دھوکہ کیوں نہ دیں۔

بقیہ : منبر و محراب

میری رائے یہ ہے کہ اگر ایسا ہوا تو پاکستان کے جواب میں بھارت کے ایٹمی اسلحہ استعمال کرنے کی نوبت آنے سے پہلے ہی عالمی طاقتیں چیلوں اور کوؤں کی مانند ہم پر جھپٹیں گی اور ہمیں ایٹمی صلاحیت سے محروم کر دیں گی۔ گویا خلیج کی جنگ کی طرز کا ڈرامہ رچا کر ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو عراق کے ساتھ کیا گیا۔ میرے اس خیال کی تائید لندن سے شائع ہونے والے میگزین ماہنامہ "امپیکٹ انٹرنیشنل" کے اس تجزیہ سے بھی ہوتی ہے کہ موجودہ پاک بھارت کشیدگی عالمی قوتوں کی پلاننگ کا حصہ ہے تاکہ ایک بڑے تصادم کے نتیجے میں پاکستان کو کمزور کر کے اس سے جبراً ایٹمی پروگرام ختم کرا لیا جائے اور کشمیر پر بھی کوئی کیمپ ڈیوڈ طرز کا معاہدہ کرا دیا جائے۔

پاک بھارت متوقع جنگ سے گریز کی میری رائے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ حضورؐ کی واضح پیشینگوئیوں اور انجیل کے آخری باب "مکاشفات یوحنا" کے حوالے سے دنیا ایک بہت بڑے شوڈاؤن کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس دنیا کے خاتمہ سے پہلے شر اور خیر کی قوتوں کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ ہوگی۔ احادیث نبویہ سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ اس شوڈاؤن کے موقع پر پاکستان اور افغانستان پر مشتمل خطہ زمین اسلام کی سربلندی کے لئے خاص رول ادا کرے گا۔ اور چونکہ پاکستان وہ واحد اسلامی ملک ہے جس کے پاس ایٹمی صلاحیت موجود ہے۔ لہٰذا اسلام کی سربلندی کے لئے مستقبل میں پیش آنے والے اس معرکہ تک ہمیں اپنی ایٹمی صلاحیت کو بچا کر رکھنا ہے۔ اس اعتبار سے میرے نزدیک ایٹمی صلاحیت کا برقرار رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا اہل پاکستان کے لئے دینی ذمہ داری کی حیثیت رکھتا ہے۔ OO

آئندہ قرآن فورم کا موضوع:
"موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا کردار"
جمعہ ۱۹ جولائی بعد نماز مغرب، قرآن آڈیٹوریم

ہدایت برائے شرکاء مبتدی وملتزم تربیت گاہ

بمقام : میاندم، سوات (از عصر 25 جولائی تا 31 جولائی 99ء)

1) رفقاء اپنے ہمراہ بستر، نوٹ بک اور دیگر ذاتی ضروریات کا سامان لے کر آئیں۔
2) طعام کا خرچ اندازاً 350 روپے ہوگا۔
3) مقام تربیت گاہ تک پہنچنے کے لئے درج ذیل ہدایات پیش نظر رکھی جائیں۔
ا) جہاں کہیں سے سفر کا آغاز کریں۔ پہلی منزل مینگورہ سوات کو بنائیں۔
ب) مینگورہ سوات پہنچ کر دوسری سواری میاندم کے لئے لینی ہوگی جو کہ جنرل بس سٹینڈ سے ملے گی۔ یہ سواری براہ راست مقام تربیت گاہ میاندم تک لے کر جائے گی۔ کرایہ 20/25 روپے ہوگا۔ میاندم تک سواری بہ سہولت مغرب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک دستیاب ہوگی۔
ج) اگر یہ گاڑی نہ ملے اور مغرب کے لگ بھگ کا وقت ہو تو آپ کالام یا بحرین جانے والی کوچ پر سفر کریں اور فتح پور چوک اتر جائیں جہاں سے سڑک میاندم کے لئے علیحدہ ہو جاتی ہے۔
4) فتح پور چوک پر رات ۹ بجے تک (مورخہ 25 جولائی 99ء کو) تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کی گاڑی ایسے مسافروں کے انتظار میں ہوگی۔
5) تربیت گاہ میں شرکت کے لئے آنے والے رفقاء سے گزارش ہے کہ عصر سے پہلے پہلے مقام تربیت گاہ پہنچ جائیں تاکہ زحمت اور پریشانی سے بچ سکیں۔

دفتر تنظیم اسلامی، سرحد، 18/A ناصر مینشن شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2 پشاور شہر، فون : 214495

تجوید و ناظرہ اور بنیادی عربی گرامر کی
سہ ماہی کلاسز کا اجراء

آغاز : ۱۲ جولائی ۱۹۹۹ء
ہفتہ میں چار دن سوموار جمعرات تک بعد نماز مغرب تا عشاء
مقام : دفتر تنظیم اسلامی، لاہور جنوبی
۸۶۶۔ این پونچھ روڈ نزد سبز کوٹھیاں سمن آباد،
لاہور۔ فون : ۷۵۶۵۳۵۲

مرتب : فرقان دانش خان

حیاتِ طیبہؐ اور مراحل انقلاب نبویؐ

ماہ و سال کے آئینے میں

حیاتِ طیبہؐ (ولادت تا اعلان نبوت)

۱) ولادت باسعادت

☆ عام الفیل/۹ ربیع الاول/۲۰/اپریل ۵۷۱ء' (۱۲ ربیع الاول بھی مشہور ہے)

۲) والدہ ماجدہ کا انتقال

☆ ۵۷۷ء

۳) دادا حضرت عبدالمطلب کا انتقال

☆ ۵۷۹ء

۴) چچا ابو طالب کے ساتھ شام کی طرف تجارتی سفر اور بحیرا راہب سے ملاقات

☆ ۵۸۳ء (بارہ سال کی عمر میں)

۵) جنگ فجار میں شرکت

☆ ۵۸۶ء (پندرہ سال کی عمر میں)

۶) حلف الفضول میں شرکت

☆ ۵۸۶ء

۷) حضرت خدیجہؓ کے مال تجارت کے ساتھ شام کا دوسرا سفر

☆ ۵۹۵ء

۸) حضرت خدیجہؓ سے شادی

☆ ۵۹۵ء (پچیس سال کی عمر میں)

۹) سیدنا قاسم بن رسولؐ کی پیدائش

☆ ۵۹۸ء

۱۰) سیدہ زینبؓ بنت رسولؐ کی پیدائش

☆ ۶۰۰ء

۱۱) سیدہ رقیہ بنت رسولؐ کی پیدائش

☆ ۶۰۳ء

۱۲) سیدہ اُم کلثوم بنت رسولؐ کی پیدائش

☆ ۶۰۴ء

۱۳) سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت رسولؐ کی پیدائش

☆ ۶۰۵ء

آفتاب نبوت کا طلوع (دعوت، تنظیم تربیت اور صبر محض)

۱۴) وحی کا آغاز

☆ ۲۱ رمضان المبارک ۱۰/ اگست ۶۱۰ء (بحوالہ الرحیق المختوم) چالیس برس کی عمر میں

۱۵) دو نمازوں کی فرضیت

☆ انبوی ۶۱۰ء

۱۶) خفیہ دعوت حق کا آغاز

☆ ۶۱۰ء (انبوی)

صبر محض کا مرحلہ

۱۷) کوہ صفا سے کھلے عام دعوت کا آغاز

☆ ۳ نبوی (اس وقت تک ۴۰ کے لگ بھگ اصحاب ایمان قبول کر چکے تھے۔ یہاں سے صحابہ کرامؓ اور خود حضور ﷺ پر اہل مکہ کے ظلم و جور کا آغاز ہوا' حضرت بلالؓ' آل یاسرؓ' حضرت خبابؓ بن الارت اور دیگر اصحاب نے "کفوا ایدیکم" کی عملی تفسیر بنتے ہوئے یہ مظالم سہے)

۱۸) حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا قبول اسلام

☆ ۶ نبوی

۱۹) کفار کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کا حکم

☆ ۵ نبوی

۲۰) دار ارقم میں مسلمانوں کی خفیہ تربیت

☆ ۵ نبوی تا ۷ نبوی

۲۱) شعب ابی طالب میں محصوری

☆ ۷ نبوی (تین سال جاری رہی)

۲۲) حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور چچا ابو طالب کا انتقال

☆ ۱۰ نبوی (اس سال کو عام الحزن یعنی غم واندوہ کا سال کہا جاتا ہے)

۲۳) بیرون مکہ دعوت اسلام کے لئے طائف کا سفر

☆ شوال ۱۰ نبوی جون ۶۱۹ء

۲۴) حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے شادی

☆ ۱۰ نبوی

۲۵) حضرت عائشہؓ سے نکاح

☆ ۱۱ نبوی (حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد پہلے سال ہوئی)

۲۶) واقعہ معراج اور نماز پنجگانہ کی فرضیت

☆ روایات مختلف ہیں ۱۲ نبوی یا ۱۳ نبوی

۲۷) بیعت عقبہ اولیٰ اور مصعب بن عمیرؓ کی مدینہ روانگی

☆ ذی الحجہ ۱۲ نبوی جولائی ۶۲۱ء

۲۸) بیعت عقبہ ثانیہ (بارہ نقیب مقرر کئے)

☆ ذی الحجہ ۱۳ نبوی جون ۶۲۲ء

۲۹) قریش کا حضور ﷺ کے قتل پر اتفاق

☆ ۱۴ نبوی

۳۰) ہجرت مدینہ (مکہ سے غار ثور تک)

☆ ۲۷ صفر ۱۴ نبوی ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء

۳۱) ہجرت مدینہ (غار ثور سے مدینہ)

☆ یکم ربیع الاول ۱۴ نبوی ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء

۳۲) قبا میں تشریف آوری

☆ ۸ ربیع الاول ۱۴ نبوی/۱ ہجری

۳۳) تعمیر مسجد قبا

☆ ۸-۱۱ ربیع الاول ۱ ہجری

۳۴) مدینہ منورہ میں داخلہ

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱ ہجری بروز جمعہ ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء

۳۵) مسجد نبوی کی تعمیر

☆ ربیع الاول ۱ ہجری

۳۶) انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات

☆ ۱ ہجری (ہجرت کے چھ ماہ بعد)

۳۷) میثاق مدینہ (مدینہ اور اس کے اردگرد آباد یہودیوں سے معاہدہ)

☆ ۱ ہجری

اقدام یا چیلنج کا مرحلہ

۳۸) سریہ سیف البحر

☆ رمضان ۱ ہجری مارچ ۶۲۳ء

۳۹) سریہ رابغ

☆ شوال ۱ ہجری اپریل ۶۲۳ء

۴۰) سریہ خرار

☆ ذی قعدہ ۱ ہجری مئی ۶۲۳ء

۴۱) اذن جہاد

☆ صفر ۲ ہجری

۴۲) غزوہ ابواء یا ودان

☆ صفر ۲ ہجری اگست ۶۲۳ء

۴۳) غزوہ بُواط

☆ ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ء

۴۴) غزوہ سفوان

☆ ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ء

۴۵) غزوہ ذی العشیرہ

☆ جمادی الاول یا جمادی الثانی ۲ ھ (نومبر/دسمبر ۶۲۳ء)

۴۶) سریہ نخلہ

☆ رجب ۲ھ جنوری ۶۲۴

مسلح کشمکش / تصادم (قتال فی سبیل اللہ)

۴۷) غزوۂ بدر

☆ ۱۷/ رمضان المبارک

۴۸) رمضان کے روزہ اور زکوٰۃ کی فرضیت

☆ شوال ۲ ہجری

۴۹) پہلی عید الفطر اور صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم

☆ شوال ۲ ہجری

۵۰) پہلی عید الاضحیٰ
☆ ذالحجہ ۲ ہجری
۵۱) غزوۂ احد
☆ شوال ۳ ہجری
۵۲) حرمت شراب کا حکم
☆ ربیع الاول ۴ ہجری
۵۳) غزوۂ احزاب (غزوۂ خندق)
☆ شوال ۵ ہجری
۵۴) صلح حدیبیہ
☆ شوال ۶ ہجری (یا ذی قعدہ ۶ ھ)
۵۵) غزوۂ خیبر
☆ محرم ۷ ہجری
۵۶) فتح مکہ یعنی سرزمین عرب میں مکمل غلبۂ اسلام
☆ رمضان ۸ ہجری
۵۷) غزوۂ حنین
☆ ۱۰ شوال ۸ ہجری

توسیع و تصدیر انقلاب کا مرحلہ

☆ (اگرچہ دعوت و تبلیغ کے بین الاقوامی مرحلہ کا آغاز خیبر کے بعد ۷ ہجری کے اوائل ہی میں قیصر روم 'کسریٰ' عزیزِ مصر اور شاہ حبشہ کو خطوط بھیجنے سے ہو گیا تھا۔ تاہم فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ نے سب سے پہلے عرب کے آس پاس کے باغی قبائل کو زیر نگین بنانے اور ان علاقوں میں امن و امان قائم کرنے پر توجہ مرکوز فرمائی۔ اس سلسلے میں ۸ ہجری کے دوران غزوۂ حنین' غزوۂ طائف اور ۹ ہجری میں مختلف سرایا و مہمات پیش آئیں۔ جب یہ مرحلہ مکمل ہوا تو آپؐ نے سرزمین عرب سے یکسو ہو کر اسلامی انقلاب کی توسیع کے لئے مساعی جمیلہ کا آغاز فرمایا)

۵۸) غزوۂ تبوک (رومن ایمپائر کے خلاف)
☆ رجب ۹ ہجری (اگرچہ جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ مگر اس مہم کا فائدہ یہ ہوا کہ آس پاس کے سرحدی علاقوں میں اسلام کی دھاک بیٹھ گئی اور کرہ ارضی پر توحید کا علم بلند کرنے کے کام کا آپؐ کے دور سے آغاز ہو گیا جسے خلفائے راشدین نے آگے بڑھایا)
۵۹) رومن ایمپائر کے خلاف حضرت اسامہ بن زید ؓ بن حارثہ ؓ کی سرکردگی میں آخری فوجی مہم
☆ صفر ۱۱ ہجری (آپؐ کے وصال کے باعث اس لشکر کی روانگی نہ ہو سکی۔ بعد ازاں خلیفہ اول ابوبکر صدیق ؓ نے اسے روانہ فرمایا)

سیرت طیبہ کے چند اہم واقعات

۶۰) فرضیت حج
☆ ذی قعدہ ۹ ہجری
۶۱) حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی زیر امارت صحابہ کرام ؓ کی ادائیگی حج کے لئے روانگی
☆ ذی الحجہ ۹ ہجری
۶۲) حرمت سود کا حکم
☆ ۹ ہجری
۶۳) نبی اکرم ﷺ کی حج کے لئے روانگی
☆ ۲۵ ذی قعدہ ۱۰ ہجری
۶۴) مکہ مکرمہ میں داخلہ
☆ ۴ ذی الحجہ ۱۰ ہجری
۶۵) عرفات کے لئے روانگی
☆ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ
۶۶) منیٰ سے واپسی
☆ ۱۳ ذی الحجہ ۱۰ھ
مرض الوفات کا آغاز
☆ ۲۹ صفر ۱۱ ہجری دوشنبہ
۶۷) وصال
☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری دوشنبہ (وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس چار دن تھی)

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضرب مؤمن ۲ تا ۸ جولائی ۹۹ء

باران رحمت کا نزول' کنڑ کی آگ بجھ گئی

صوبہ کنڑ کے درہ پیچ میں لگی شدید ترین آگ کے شعلے بارش سے تقریباً ختم یا کم ہو گئے ہیں' آگ بجھانے اور اس پر قابو پانے کے لئے اسلامی امارت نے اقوام متحدہ' اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور ہمسایہ ممالک سمیت تمام بیرونی عالمی رفاہی اداروں سے امداد کی اپیل اور درخواست کر دی تھی۔ لیکن افسوس کہ ہزاروں ایکڑ زمین پر موجود درختوں' پندرہ گاؤں اور گھنا جنگل جل جانے اور تین ہزار کے قریب افراد بے گھر ہو جانے کے باوجود کسی بھی بیرونی ادارے اور ملک نے تعاون کرنے کی کوشش گوارہ نہ کی۔ اب اللہ کی شان دیکھئے کہ یہ آگ خود بخود ختم ہو گئی ہے علاقے کے لوگ اس بات کو طالبان کی حقانیت' اخلاق اور صداقت پر قیاس کرتے ہیں کہ جب تمام دُنیاوی ممالک اور اداروں نے کوئی مثبت جواب دینے سے انکار کیا تو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بارش برسا کر آگ بجھا دی اور آس پاس رہنے والے باشندوں اور افغانوں پر احسان عظیم کیا۔

کابل: محبت کے مہینے ربیع الاول میں تیس قیدی رہا

بارہ ربیع الاول کو حضرت امیر المؤمنین کی خصوصی ہدایت پر فوجی عدالت کے سربراہ مولوی سید عبدالرحمن آغا نے تیس قیدیوں کو کابل کی مرکزی جیل پل چرخی سے رہا کر دیا گیا۔ اسی طرح فوجی عدالت کے سربراہ نے اپنے ججوں پر مشتمل ایک ٹیم کے ساتھ پل چرخی جیل کا دورہ کر کے قیدیوں کے احوال معلوم کئے اور ان کی شکایات پر غور کیا۔ کابل میں فوجی خصوصی عدالت کے سربراہ نے قیدیوں کے کھانے پینے اور دیگر بنیادی ضروریات مہیا کرنے کے لئے جیل کے ذمہ داروں کو مناسب ہدایات بھی دیں۔

لغمان: رشوت خوروں کو برسرعام دروں اور قید کی سزائیں

صوبہ لغمان کے مرکز مہترلام بابا شہر میں مجمع عام میں رشوت لینے والوں پر شرعی حکم کا نفاذ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق رشوت لینے والے محمد صدیق کو ۲۳ درے اور چھ مہینے تعذیر اً قید' عبدالرحمن کو ۱۷ درے اور پانچ مہینے تعذیر اً قید' عبدالمتین کو ۱۵ درے اور چار مہینے تعذیر اً قید' عبدالرسول کو ۹ درے اور چار مہینے قید کی سزا دی گئی۔ حکم شرعی کے نفاذ کے موقع پر لغمان کے والی مولوی محمد اسحٰق اخند زادہ اور نائب والی لغمان مولوی احمد جان اور دیگر سربراہان نے تقاریر کیں۔

مخالف کمانڈر کی دس افراد سمیت طالبان فوج میں شمولیت

مخالفین کا ایک کمانڈر اپنے دس مسلح افراد کے ہمراہ صوبہ خلان کے ضلع دولت شاہ میں اسلامی امارت کی فوجوں کے ساتھ آملا۔ تازہ گل نامی اس کمانڈر نے مخالفت ترک کر کے اسلامی امارت کے اہداف و مقاصد کے ساتھ وفاداری کا عہد کیا اور کہا کہ اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ اسی طرح صوبہ سرپل میں سات مخالف کمانڈروں نے اپنے مسلح افراد کے ہمراہ طالبان کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے۔ موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق مذکورہ کمانڈروں نے اسلامی امارت کی مخالفت ترک کر کے اسلامی فوج میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔

قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس

تعارف۔ پس منظر۔ نمایاں خصوصیت

سالِ رواں سے قرآن کالج فار گرلز کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے

یہ بات سب کے علم میں ہے کہ ہمارا موجودہ نظامِ تعلیم مقصدیت سے محروم اور بہت سے اعتبارات سے ناقص اور غیر متوازن ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں اسلامیات کے عنوان سے ایک مضمون خانہ پُری کے لئے شامل نصاب تو ہوتا ہے لیکن وہ اس ضرورت کو پورا نہیں کرتا جو ایک اسلامی ریاست میں طلبہ کے اندر دین کا فہم اور دینی شعور اجاگر کرنے کے لئے ناگزیر امر کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ سکولوں اور کالجوں سے تعلیم پانے والے طلبہ بالعموم ضروری دینی تعلیم سے بے بہرہ اور قرآن و حدیث کے فہم سے ہی نہیں ان کو صحیح طور پر پڑھنے کی صلاحیت سے بھی قاصر و عاری رہتے ہیں۔

اسی کمی کی تلافی کے لئے قرآن کالج کا قیام عمل میں آیا تھا۔ جہاں کالج اور یونیورسٹی کے مروجہ نصاب کے ساتھ ساتھ ابتدائی دینی تعلیم اور بالخصوص طلبہ میں قرآن کے فہم اور اس کی صحیح طور پر تلاوت کی صلاحیت پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے' جس کے لئے ابتدائی عربی گرامر کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے۔ بحمد اللہ قرآن کالج سے تعلیم حاصل کرنے والے اکثر طلبہ اس پہلو سے دیگر طلبہ کے مقابلے میں منفرد اور ممتاز مقام کے حامل نظر آتے ہیں۔

تعارف: قرآن کالج معروف دینی رہنما اور قرآنی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد کی قائم کردہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا ایک ذیلی منصوبہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۷ء میں انجمن خدام القرآن لاہور کے ایک تعلیمی منصوبے کے طور پر قرآن کالج لاہور کا قیام عمل میں آیا جو لاہور کے پرسکون اور سرسبز و شاداب علاقے نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔ قرآن کالج کی عظیم الشان عمارت ساڑھے پانچ کنال رقبے پر مشتمل ہے۔ جس میں طلبہ کو پرسکون ماحول مہیا کرنے کے لئے کشادہ اور ہوادار کلاس رومز' خوبصورت ریڈنگ روم و لائبریری کے علاوہ وسیع و عریض ہاسٹل اور ایک قابل دید و پرشکوہ آڈیٹوریم موجود ہے۔

نصاب تعلیم: قرآن کالج لاہور بورڈ سے الحاق شدہ (affillated) ہے' چنانچہ قرآن کالج میں لاہور بورڈ کے نصاب کے مطابق انٹرمیڈیٹ کی سطح تک آرٹس' کامرس' کمپیوٹر سائنس اور جنرل سائنس گروپ کے مضامین کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کے نصاب کے مطابق بی۔اے کی تدریس کا اہتمام ہے۔

اضافی دینی تعلیم و تربیت: نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ ابتدائی عربی گرامر' تجوید کی تدریس اور ترجمۃ القرآن (کم از کم تین پارے) شامل نصاب کئے گئے ہیں۔ مزید برآں دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے روشناس کرانے کے لئے منتخب دروس قرآن بھی دینی تربیتی نصاب میں شامل ہیں۔

کمپیوٹر کی تعلیم: طلبہ کے لئے اضافی طور پر کمپیوٹر ایپلیکیشنز کی مفت اور لازمی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

فیس و دیگر اخراجات: کالج کی فیس اور دیگر تعلیمی و ہاسٹل اخراجات دوسرے اداروں کی نسبت نہایت کم اور مناسب رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں محدود تعداد میں مستحق اور ذہین طلبہ کے لئے فیس میں رعایت کا امکان ہو گا۔

قرآن کالج کی امتیازی خصوصیات: قرآن کالج میں دیگر تعلیمی اداروں کے برعکس موسم گرما اور موسم سرما کی تعطیلات میں کمی کے باعث طلبہ کو ہر سال میں تقریباً دس ماہ تدریس کے لئے مہیا ہوتے ہیں۔ مزید برآں درس و تدریس کے لئے سنجیدہ اور شائستہ ماحول' انتہائی محنتی اور قابل اساتذہ' عربی زبان اور دینی تعلیم پر خصوصی توجہ' ہاسٹل میں مقیم طلبہ کی کردار سازی' کمپیوٹر کی لازمی اور مفت تعلیم' ہم نصابی سرگرمیوں میں تحریری و تقریری صلاحیتوں پر خصوصی توجہ' جسمانی ورزش اور مارشل آرٹس کی تربیت کا اہتمام' ان ڈور اور آؤٹ ڈور گیمز کی مناسب سہولت وہ چند خصوصیات ہیں جو قرآن کالج کو شہر کے بہت سے تعلیمی اداروں سے ممتاز کرتی ہے۔

قرآن کالج فار گرلز

تاحال یہ سارا انتظام صرف طلبہ (Boys) کے لئے تھا۔ احباب کی جانب سے شدید تقاضا تھا کہ بچیوں (Girls) کے لئے بھی اس نہج پر کوئی تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے۔ آئندہ نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کی ذمہ داری چونکہ صنف نازک پر عائد ہوتی ہے اس لئے بچیوں کو سکول و کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے آراستہ اور دینی اقدار سے مزین کرنا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم ضروری وسائل کی کمی آڑے آتی رہی —— اب الحمد للہ سال رواں سے قرآن کالج فار گرلز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے ماڈل ٹاؤن 'K' بلاک میں ایک مناسب عمارت ایک صاحب خیر نے فراہم کر دی ہے (فجزاھم اللہ احسن الجزاء) اور مرکزی انجمن کے مقاصد سے دلچسپی رکھنے والا انتظامی اور تدریسی سٹاف بھی اللہ کے فضل و کرم سے دستیاب ہو گیا ہے —— طالبات کو بنیادی تعلیم کے زیور سے مزین کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں دینی تعلیم سے بھی آراستہ کرنا اس کالج کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ اس کالج میں طالبات کو جدید خطوط پر معیاری تعلیم مہیا کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

قرآن کالج فار گرلز میں چھٹی کلاس سے ایف اے تک تدریس کا اہتمام پیش نظر ہے۔ گویا ہائی سکول کی تعلیم کا پورا انتظام بھی کالج کے تحت ہو گا۔ تاہم اس سال صرف ایف اے سالِ اوّل میں داخلوں سے کالج کا آغاز کیا جا رہا ہے اور چھٹی' ساتویں اور آٹھویں کلاسوں میں آئندہ سال سے داخلے شروع کرنے کا پروگرام ہے۔

احباب نوٹ فرمالیں!

○ **قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس**

میں ایف اے' آئی سی ایس' اور آئی کام (سالِ اوّل) کے لئے —— اور

○ **قرآن کالج فار گرلز**

میں ایف اے (سالِ اوّل) کے لئے

داخلے جاری ہیں

—— مزید تفصیلات کے لئے پراسپکٹس طلب کریں

المعلن: ناظم کالج' 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-5869501

کاروان خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کراچی کی ملتزم رفیقات کا تربیتی اجتماع

۶/اپریل ۹۹ء دفتر تنظیم اسلامی ملیر میں کراچی کی ملتزم رفیقات کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ یہ پروگرام خاص طور پر ان رفیقات کے لئے تھا جن کو تنظیم میں دو سال یا اس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔

پروگرام کا آغاز سہ پہر تین بجے قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ ناظمہ تنظیم اسلامی کراچی نے خواتین سے خطاب کیا جن کی تعداد ۵۳ تھی۔ اس کے بعد تمام خواتین نے ایک دوسرے کو قرآن کا وہ حصہ جو سال کے نصاب میں بطور حفظ شامل ہے' سنایا۔ بقول امیر محترم "حفظ کیا ہوا قرآن ہی مسلمان کا اصل سرمایہ ہے" چنانچہ تمام خواتین اپنے اس سرمایہ میں پوری لگن کے ساتھ اضافہ کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد نائب ناظمہ کی نگرانی سورۃ البقرہ کے شروع کے دس رکوع کی تفسیر تمام اسروں نے باری باری بیان کی۔ ان دس رکوع کی تفسیر کے مطالعہ کا مقصد یہ تھا کہ ہر رفیقہ ان آیات کو اس نظر سے دیکھے کہ ہم کن کن کوتاہیوں کا شکار ہو رہے ہیں؟ مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا جس کا حاصل یہ تھا کہ اپنے اندر متقین کی صفات پیدا کی جائیں۔ بنی اسرائیل سے جو غلطیاں سرزد ہوئیں ان سے بچا جائے۔ اپنے ایمان کو بڑھائیں اور اللہ کے احکامات کی پیروی کریں۔ اسرہ نمبر ا کی رفیقہ نے سورۃ البقرہ کے بارے میں کہا کہ

۱۔ اس سورۃ کا نام سورۃ البقرہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں ہمارے لئے ایک سبق ہے کہ جب مسلمان امت کو زوال آتا ہے تو ایک چھوٹی سی بات یعنی گائے ذبح کرنا بھی ان کو دشوار نظر آتا ہے۔ آج کا دور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو ہم نے مسائل بنا رکھا ہے۔

۲) بنی اسرائیل کے بارے میں بتایا کہ ان کے جسم تو ہجرت کر گئے تھے مگر ذہن اُسی گمراہی اور جہالت میں اٹکا ہوا تھا۔ جب ہی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے لئے بت بنانے کی فرمائش کی۔ ان کی سوچ اور فکر میں تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔ اگر انقلاب لانا ہے تو لوگوں کی سوچ بدلنی ہوگی۔

۳) بنی اسرائیل میں قربانی کا جذبہ نہیں تھا اسی لئے انہوں نے من و سلویٰ کو چھوڑ کر دوسری کھانے پینے کی اشیاء کی فرمائش کی۔ وہ اپنی زبان کے ذائقہ تک کو قربان نہ کر سکے۔ ایسی قوم جو اپنی زبان کے ذائقہ کو قربان نہیں کر سکتی وہ اللہ کے دین کی سربلندی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو اور تکالیف کو کیسے برداشت کر سکتی ہے؟ یہی وجہ تھی کہ بنی اسرائیل اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔

اسرہ نمبر ۵ کی رفیقہ نے سورۃ البقرہ کے مندرجہ ذیل خاص نکات پیش کئے۔

۱) فاسد لوگ خود کو اصلاح کرنے والا کہتے تھے۔ درحقیقت اصلاح تو یہ ہے کہ دین تمام کا تمام دوسرے ادیان پر غالب ہو۔

۲) ﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ﴾ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ واعظ کو اپنے وعظ پر خود ضرور عمل کرنا چاہئے تاکہ لوگوں پر اس کے وعظ اور اس کے کردار دونوں کا اثر پڑے۔

۳) بنی اسرائیل نے گوشت کا ذخیرہ کرنا شروع کیا تو وہ سڑنے لگا۔ ہم بھی دنیا میں مال جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ دنیا میں ہمیں سڑتا نظر نہیں آرہا لیکن آخرت کے لحاظ سے سڑ رہا ہے۔

آخر میں نائب ناظمہ تنظیم اسلامی کراچی نے سورۂ بقرہ کے نکات پیش کئے جن میں چند اہم درج ذیل ہیں۔

۱) ﴿ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا ﴾ کے ضمن میں انہوں نے بتایا کہ اللہ اور اہل ایمان کا باہمی ربط اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے اور مومنوں کے معاملے کو ایک ساتھ بیان فرماتا ہے۔

۲) ﴿ آمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ﴾ کے متعلق بتایا گیا کہ اس جملے سے منافقین کی ایک پہچان ہوتی ہے کہ ان کے اندر احساسِ برتری شدت کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔

۳) مچھر کی مثال میں بہت سوں کی گمراہی اور ہدایت اس طور پر مضمر ہے کہ دراصل آزمائش ایک ہی نوعیت کی ہوتی ہے مگر طبیعتوں پر الگ الگ طور سے اثرانداز ہوتی ہے۔ پھر جب تک کوئی ممنوع چیز سامنے نہ آجائے اس وقت تک انسانی ارادہ کا اثبات نہیں ہوتا۔ شجر ممنوعہ کے سامنے آجانے کے بعد اصل پرکھ شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کے بلند و بانگ دعوے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

آخر میں انہوں نے تمام رفیقات کو زیادہ سے زیادہ قرآن سے تعلق جوڑنے کی تلقین کی کیونکہ یہی وہ واحد ذریعہ ہے جو ہمیں صحیح معنوں میں اللہ سے جوڑتا ہے۔

تفہیم قرآن کے اس دور کے بعد منہج انقلاب نبویؐ پر مذاکرات ہوئے جس میں زیادہ زور اصلاح اور تربیت پر دیا گیا کیونکہ تنظیم اسلامی آج کل اسی مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ پروگرام کے آخر میں اسرہ نمبر ا کی رفیقہ نے باطنی بیماریوں کے سلسلہ میں "عجب" کے عنوان پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ نفس کی اس بیماری سے بچنا بہت ضروری ہے کیونکہ نفس ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے ﴿ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ﴾ لہٰذا نفس کے منہ زور گھوڑے کو لگام دینے کے لئے اس کے تزکیہ سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

یہ پروگرام اپنے مقررہ وقت شام ۶ بجے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس طرح کے پروگرام کی افادیت کو ہر رفیقہ نے محسوس کیا۔ تمام رفیقات نے بڑے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ اور پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ پروگرام کو سنا۔ مذاکرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے خیالات کا پرجوش طریقے سے اظہار کیا۔ (رپورٹ : بنت محمود)

حاصل پور میں تعارف قرآن مہم

حاصل پور ضلع بہاولپور کی ایک اہم تحصیل ہے۔ تنظیم اسلامی بہاولنگر کی جانب سے اڈا پرانا حاصل پور کی مسجد میں بروز اتوار بعد نماز مغرب ہفتہ وار درس قرآن کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ اس پروگرام کے آغاز کی روداد بڑی دلچسپ ہے۔ ۲۵ فروری ۱۹۹۹ء کو علاقائی مناسبت کے پیش نظر ضلع بہاولپور کی یہ تحصیل تنظیم اسلامی ضلع بہاولنگر میں شامل کر دی گئی۔ اگرچہ راقم کی حاصل پور میں کوئی دور کی شناسائی بھی نہیں تھی تاہم ایک اطمینان تھا کہ میرے قرآن کالج لاہور کے زمانہ طالب علمی کے ایک ساتھی نورالعین جن کا میرے ساتھ برخورداری کا تعلق بھی تھا اور وہ کالج دور میں تنظیم اسلامی کے رفیق بنے تھے آج کل فارغ ہیں اور اپنے آبائی شہر حاصل پور میں مقیم ہیں۔ چنانچہ ان سے رابطہ قائم کیا گیا کہ وہ اپنے شہر میں ایک ہفتہ وار درس قرآن کے سلسلے کا آغاز کروائیں۔ ڈیڑھ ماہ کے مسلسل رابطے کے بعد نورالعین صاحب کی جانب سے کوئی پیش رفت نہ ہو سکی تو ہم نے کسی نئے ذریعے کی تلاش شروع کر دی۔ ہمارے رفیق محمد رمضان صاحب کے ایک دوست ڈاکٹر عبدالغفور صاحب مقامی ہسپتال میں تعینات ہیں' ان سے رابطہ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑی فراخ دلی سے فرمایا کہ آپ جب چاہیں آجائیں میرا گھر حاضر ہے۔ درس قرآن کا سلسلہ شروع کریں البتہ میری کمپنی محدود ہے جس کے پیش نظر میں دو چار آدمیوں سے زیادہ جمع نہیں کر سکوں گا۔ نیز کسی مسجد تک بھی میری رسائی نہیں ہے جہاں اس سلسلہ کا آغاز کروا سکوں۔ ہمارے لئے یہ موقع بڑا ہی غنیمت تھا۔ ہم نے دن اور وقت طے کر لیا اور مقررہ دن ہم ساٹھ میل سفر طے کر کے ہارون آباد سے حاصل پور پہنچے۔ ڈاکٹر صاحب کے کمالِ خوش دلی کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ مغرب کے بعد درس قرآن کا آغاز ہوا تو ڈاکٹر صاحب کی بات سچی ثابت ہوئی۔ حاضرین میں دو آدمی تو وہ تھے جو ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے لئے آنے والوں میں تین کو بھائی رمضان صاحب نے آمادہ کر لیا کہ وہ اب درس سن کر ہی جائیں۔ سوا گھنٹہ درس قرآن ہوا۔ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب نے زبردستی کھانا بھی کھلایا اور آئندہ اتوار بھی اسی مقصد کے حاضر ہونے کا کہہ کر ہم واپس ہوئے۔ سات دن گزر گئے' پھر وہی دن آ گیا۔ اب کی بار حاضری سابقہ حاضری سے کم تھی۔ درس کے اختتام پر ان تین چار حاضرین میں سے لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا محمد ارشد صاحب نے کہا کہ یہ پروگرام کسی مسجد میں ہونا چاہئے۔ میں نے کہا جناب بسم اللہ اگر آپ ایسا انتظام فرما سکیں تو بہت بہتر ہو گا۔ اسی اثناء میں عشاء کی اذان ہوئی' ہم ارشد صاحب کے ساتھ مسجد روانہ ہو گئے۔ نماز کے بعد انہوں نے غیر متوقع طور پر درس قرآن کا اعلان کر دیا۔ چالیس پینتالیس کے قریب افراد نے پوری توجہ کے ساتھ یہ درس سنا۔

(رپورٹ : محمد منیر احمد)

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے دعوتی و تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام ماہ مئی میں دو جگہ ماہانہ دعوتی اجتماع منعقد ہوئے۔ ۱۴/ مئی ۹۹ء بعد نماز مغرب اُسرہ نشتر کالونی میں ہونے والے پروگرام میں تقریباً ۳۰ سے ۱۳۵فراد نے شرکت کی۔ مقرر محمد مبشر صاحب نے سورۃ البقرہ کے آخری رکوع کی روشنی میں سمع و طاعت اور جماعت کی اہمیت کو واضح کیا۔

۱۹/ مئی ۹۹ء کی مسجد لاہور کینٹ میں ہونے والے دعوتی پروگرام میں محترم فتح محمد قریشی صاحب نے فرائض دینی کے جامع تصور کو واضح کرتے ہوئے پاکستان میں اسلامی انقلاب کے طریقۂ کار کو واضح کیا۔ اس پروگرام میں رفقاء اور احباب کی کل تعداد لگ بھگ ۶۰ رہی۔

علاوہ ازیں ۳۰ مئی ۹۹ء مسجد خدام القرآن میں صبح ۶ بجے تا دوپہر ایک بجے رفقاء کے لئے تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ایک دعوتی گفتگو کے علاوہ تنظیم کی دعوت کو سمجھنے اس کو آگے پہنچانے اور اس کے راستے میں حائل مشکلات کو دور کرنے کے حوالے سے بھرپور مذاکرہ کروایا گیا۔ (رپورٹ : قرۃ العین)

تنظیم اسلامی میرپور کی پانچویں شب بسری

۲۹/ مئی ۹۹ء بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد ماہانہ شب بسری کے لئے رفقاء اور احباب جامع مسجد دارالسلام میں جمع ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد راقم نے شب بسری میں شریک رفقاء و احباب کو خوش آمدید کہا اور شب بسری کی ضرورت اور غرض و غایت بیان کی کہ نجات اخروی کیلئے دین پر عمل کرنا فرض ہے اور دین پر عمل کرنے کیلئے دین کا علم حاصل کرنا ضروری ہے بصورت دیگر آدمی زندگی بھر لکیر کا فقیر اور اندھا مقلد رہے گا اور اپنے خالق و مالک نیز اپنے مقصد تخلیق کا عرفان حاصل نہ کر سکے گا۔ راقم نے سورۂ توبہ کی آیت ۱۲۲ کا حوالہ دیا اور شیخ کا نہایت پر مغز شعر بھی سنایا ؎

از پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

آدمی کو دین کا علم حاصل کرنے کے لئے خود کو شمع کی طرح پگھلا دینا چاہئے کیونکہ علم کے بغیر انسان خدا کو نہیں پہچان سکتا۔

بعد ازاں ویڈیو پر امیر محترم کا خطاب "نجات کی راہ" دیکھا گیا۔ جس میں امیر محترم نے قرآن و حدیث کے حوالہ سے "عبادت" کا مفہوم نہایت وضاحت سے بیان فرمایا اور ساتھ ہی نہایت احسن انداز سے موجودہ حالات میں (جبکہ اجتماعی زندگی پر باطل نظام کا غلبہ ہے) دینی فرائض میں اقامت دین کی اہمیت پر خصوصی روشنی ڈالی اور نوافل کے ذریعے تقرب کے مقابلہ میں فرائض کے ذریعے تقرب کی اہمیت بیان کی۔ امیر محترم نے وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ جب تک کسی قابل لحاظ خطہ زمین میں نظام خلافت قائم نہیں ہوتا تمام امت تارک فرض اور مجرم ہے۔ لہٰذا ہر باشعور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنا تن 'من' دھن دین کے قیام و نفاذ کے لئے لگا دے تاکہ وہ روز قیامت عدالت خداوندی میں یہ کہہ سکے کہ "اے اللہ! میں نے اس باطل نظام کو ذہنی طور پر قبول نہیں کیا تھا بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرتا رہا کہ اسے ختم کر کے تیرے محبوب نبی اکرمؐ کے قائم کردہ نظام خلافت کو قائم کروں۔"

دو گھنٹہ پر مشتمل اس خطاب کے بعد اجتماعی کھانا ہوا اور نماز عشاء ادا کی گئی۔ بعد از عشاء درس حدیث ہوا۔ رفقاء و احباب کو گیارہ بجے آرام کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ صبح تین بجے قیام اللیل کے لئے بیداری ہوئی۔ تہجد کے بعد قاری عطاالرحمٰن صدیقی نے مسنون دعائیں یاد کرائیں اور تلاوت قرآن سے احباب نے اپنے ایمان کے لئے حرارت حاصل کی۔

بعد نماز فجر راقم نے سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۱ کا درس دیا جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور مال خرید کر جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ وہ صادق الایمان لوگ ہیں جو اسلام کے غلبہ کے لئے جہاد اور قتال کے مراحل سے گزرتے ہیں اور اپنا سب کچھ راہ اللہ میں لٹا کر اپنے رب کی رضا اور جنت حاصل کرتے ہیں۔ یہ آیت واضح طور پر رخ بتاتی ہے کہ بندۂ مومن کی آخری منزل کوئی خانقاہ اور گوشہ غار نہیں بلکہ میدان کارزار ہوتا ہے۔

درس قرآن کے بعد ضروری مشورے ہوئے اور صبح ۶ بجے یہ ایمان پرور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں ۱۳ رفقاء اور ۱۴ احباب شریک ہوئے۔ آئندہ شب بسری کا پروگرام ان شاء اللہ ۲۶ جون بروز ہفتہ ہو گا۔

(رپورٹ : سید محمد آزاد)

تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کا تربیتی اجتماع

۲۰ جون بعد نماز جمعہ دفتر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد میں تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی ویڈیو کیسٹ بعنوان سورۃ العصر' دیکھی گئی اور امیر تنظیم الاخوان جناب مولانا محمد اکرم اعوان کی ویڈیو کیسٹ بعنوان اگر تم مومن ہو' دیکھی گئی۔ مولانا اکرم اعوان نے کہا کہ آج ہمارا مقابلہ دنیا بھر کی ابلیسی قوتوں کے ساتھ ہے۔ ۵۰ لاکھ یہودیوں نے پوری دنیا کو معاشی اور فکری لحاظ سے غلام بنا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ کا ہر ایک شہری یہودیوں کا غلام ہے۔ اس وقت دنیا کی کل آبادی ۶۰۰ کروڑ کے قریب ہے اور ہر شخص یہودیوں کے زیر اثر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلی جنگ عظیم تک خلافت قائم تھی لیکن یہودیوں نے سازشوں کے جال بچھا کر سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور آج صورت حال یہ ہے کہ مڈل ایسٹ کی عرب ریاستوں پر کوئی مقامی شخص حکمران نہیں۔ یہ سب یہودیوں کے تابع فرمان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں اس وقت ۵۶ اسلامی ملک ہیں جن کی مجموعی آبادی قریباً ۲۰۰ کروڑ ہے۔ یعنی دنیا کا ہر تیسرا شخص مسلمان ہے۔ اسی طرح دنیا کے ۹۰ فیصد بحری راستے اور ۸۰ فیصد وسائل مسلمانوں کے پاس ہیں۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ہم دنیا بھر میں اس لئے ذلیل و رسوا ہیں کہ ہم نے اقامت دین کی ذمہ داری سے پہلو تہی کر رکھی ہے۔ (رپورٹ : ذوالفقار علی)

اسلام آباد میں سات روزہ مبتدی تربیت گاہ

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر انتظام مبتدی رفقاء کی تربیت گاہ کا مورخہ ۲۰ جون بروز اتوار بعد نماز عصر آغاز ہوا۔ مذکورہ تربیت گاہ حلقہ راولپنڈی شمالی کے دفتر واقع سلطان سٹریٹ 8/4-I اسلام آباد میں منعقد کی گئی۔ اس میں پنجاب کے مختلف شمالی علاقوں سے آئے ہوئے ۲۷ رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ یہ حضرات چشتیاں' بہاول نگر' کمی والا' مری' پھالیہ' کامرہ' ایبٹ آباد' راولپنڈی' فیصل آباد' گوجرہ' اٹک' پنڈی کیمپ' ہری پور اور پھول نگر سے تشریف لائے تھے۔ تربیت گاہ میں لاہور سے ناظم تربیت جناب رحمت اللہ بٹر' نائب ناظم تربیت جناب قیصر جمال فیاضی اور میرپور آزاد کشمیر سے سید محمد آزاد صاحب بطور معلم شریک ہوئے۔

اس تربیت گاہ کا سلسلہ کچھ اس طرح تھا کہ صبح اڑھائی بجے نماز تہجد کی ادائیگی' سوا تین بجے سے نماز فجر تک مسنون دعاؤں کے یاد کرنے کا سلسلہ جاری رہتا۔ نماز فجر کے بعد تجوید کا ایک پیریڈ ہوتا تھا۔ تاکہ شرکاء تلاوت کلام پاک کا حق ادا کر سکیں اور اپنی خامیوں / کمزوریوں کو دور کر سکیں۔

ناشتہ کے بعد نماز ظہر تک کل چار پیریڈ ہوتے جن میں معاصر تحاریک کا جائزہ' مطالعۂ قرآن حکیم کے منتخب دروس اور نظام العمل کے بارے میں گفتگو ہوتی تھی۔ کھانے اور آرام کے وقفہ کے بعد نماز عصر باجماعت ادا کی جاتی۔ نماز مغرب تک سوال و جواب اور باہمی تعارف کی ایک نشست ہوتی تھی۔ مغرب سے عشاء کے درمیانی وقفہ میں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مختلف موضوعات پر دروس سے بذریعہ ویڈیو استفادہ کیا جاتا تھا۔

ان تربیت گاہوں میں تزکیۂ نفس اور قرآنی احکام کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے اور اس میں کیا کیا کمزوریاں یا خامیاں موجود ہیں' اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اصلاح اسی وقت ہو سکتی ہے جب اپنی خامی یا غلطی کا علم ہو۔ اس سلسلہ میں یہ تربیت گاہیں ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں۔

تربیت گاہ کے دوران امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بذات خود ۲۳ جون بروز بدھ کو نماز فجر کی امامت کروائی جو کہ قرآن حکیم کی سورۃ الحدید کے درس کے سلسلہ میں اسلام آباد تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز فجر کے بعد امیر محترم کے ساتھ شرکاءِ تربیت گاہ کا تعارف ہوا اور بیعت کی نشست ہوئی۔ مذکورہ تربیت گاہ کے دوران ماحول انتہائی دوستانہ اور برادرانہ تھا۔ اسی دوران رحمت باران کی وجہ سے اسلام آباد کا موسم بھی نہایت خوشگوار ہو گیا تھا۔ ۲۶ جون بروز ہفتہ تربیت گاہ کا اختتام دعائے خیر پر ہوا۔

(رپورٹ : محمود اسلم)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 26
سالانہ زرتعاون - 175/ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس - ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36- کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے ادارت:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام
ماہانہ ایک روزہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام ۲۰ جون کو ایک روزہ دعوتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ایک روزہ پروگرام پشاور کے قریب ایک گاؤں "اکبر پورہ" میں ڈاکٹر اقبال صافی کے ایک دوست "ملک شاہجہاں" کی دعوت پر منعقد کیا گیا۔

اس ایک روزہ پروگرام کے لئے ہم ۲۰ جون صبح ۷ بجے "ڈاکٹر اقبال صافی" صاحب کی امارت میں دفتر تنظیم اسلامی سے روانہ ہوئے اور تقریباً ۸ بجے اکبر پورہ پہنچ گئے۔ جہاں ملک شاہجہان صاحب پہلے ہی سے ہمارے منتظر تھے۔ تقریباً ۲۰ منٹ تک ہم ان کے حجرے میں بیٹھے جہاں قہوہ سے ہماری تواضع کی گئی۔ اس کے بعد ہم نے مسجد کا رخ کیا۔

مسجد میں ہماری پہلی نشست ۸:۳۰ سے لے کر ۱۰ بجے تک ہوئی۔ اس نشست میں وارث خان صاحب نے قرآن مجید کے حقوق' فرائض غسل اور فرائض نماز کے موضوعات پر مذاکرہ کرایا۔ اس مذاکرے میں رفقاء کے علاوہ ۸ احباب نے بھی شرکت کی جنہیں شاہجہاں صاحب نے مدعو کیا تھا۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ کیا گیا۔

چائے کے وقفہ کے بعد دوسری نشست میں فرائض دینی اور سود کے حوالے سے وارث خان صاحب نے گفتگو کی۔ فرائض دینی بیان کرنے کے بعد وارث خان صاحب نے وہاں بیٹھے ہوئے تمام حاضرین اور رفقاء کو باری باری فرائض دینی پر گفتگو کرنے کے لئے کہا جس سے رفقاء کی تربیت کے ساتھ ساتھ لوگوں تک بہتر انداز میں دعوت پہنچی۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ کیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد جناب سمیع اللہ نے سورۃ حدید کا درس دیا اور لوگوں کے سامنے مومنین کے خواص اور منافقین کی پہچان کے حوالے سے گفتگو کی کہ ہمیں سوچنا چاہئے کہ آیا ہم اللہ کو راضی کرنے میں مصروف ہیں یا منافقت کی روش اپنائے ہوئے ہیں۔ اس درس کے بعد رفقاء کو آرام کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔

نماز عصر کے بعد وارث خان صاحب نے "بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق گزارنی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن احکامات کو ہم نے اپنے لئے پسند کیا ہے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ انہیں دوسرے لوگوں تک پہنچائیں اور اس کے قیام کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔

نماز مغرب کے بعد وارث خان صاحب نے "خلافت کا قیام کیسے؟" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے لوگوں سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو نفاذ اسلام نہ چاہتا ہو؟ سب لوگوں کا جواب نفی میں تھا۔ اس پر انہوں نے مزید پوچھا' کیا یہ صرف ہماری خواہشات' دعاؤں اور وعظ و نصیحت سے ہو سکتا ہے؟ ایک بار پھر لوگوں کا جواب نفی میں تھا۔ انہوں نے کہا آج بھی اگر ہم نظام خلافت کی برکات سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں نبی اکرم ﷺ کے منہج کو Follow کرنا ہوگا۔

وارث خان نے لوگوں کے سامنے تفصیل سے منہج انقلاب نبوی ؐ کے مختلف مراحل پر گفتگو کی جسے لوگوں نے بڑے غور اور انہماک سے سنا۔ آخر میں وارث خان نے لوگوں سے اپیل کی کہ آپ ان باتوں پر غور کریں اور اگر محسوس کریں کہ یہ باتیں اور طریقہ کار صحیح ہے تو پھر اس کام میں تنظیم اسلامی کے دست و بازو بنیں۔

(مرتب کردہ : محمد عمران)

جوا کلچر اور حکومت کی ذمہ داری

وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ حکومت بنکوں کی انعامی سکیموں کا بغور جائزہ لے رہی ہے اور سوسائٹی سے جوا کلچر ختم کرنے کے لئے ہم جلد کوئی قدم اٹھائیں گے۔ پاکستان میں جوا کلچر اتنا بڑھ چکا ہے کہ اب جنازگاہوں میں بیٹھ کر لوگ شرطیں لگاتے ہیں کہ اگلا مردہ مرد ہوگا یا عورت۔ لوگ پہلے تھانہ کلچر سے شاکی تھے' اب جوا کلچر نے پوری قوم کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ حکومت جب خود بانڈ سکیموں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے تو وہ بینکوں کی کروڑپتی سکیموں پر کیسے پابندی لگائے گی' وزیر خزانہ کو جہاں سے پیسہ ملنے کی امید ہو' وہ ہر اس سکیم کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بعض لوگوں نے ان کا نام اسحاق ڈار کی بجائے "اسحاق ڈکار" رکھ دیا ہے کہ وہ سارا پیسہ ڈکار جانا چاہتے ہیں۔ ہم ان سے درخواست کریں گے کہ وہ سب سے پہلے سرکاری سکیموں کو جوئے سے پاک کریں ورنہ یہ جوا پوری معیشت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ اس بات پر بھی شرط لگانا شروع کر دیں کہ وزیر خزانہ کروڑپتی سکیموں پر پابندی لگاتے ہیں یا نہیں۔ جوا ختم نہ ہوا تو تمام لکھ پتی ککھ پتی بن جائیں گے۔

(اقتباس از "سرراہے" نوائے وقت' ۲۳ جون ۹۹ء)

حکومت نے ٹی وی پر وزارت بہبود آبادی کا اشتہار روک دیا

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات انوار الحق رامے نے جمعرات کے روز قومی اسمبلی کو بتایا کہ حکومت نے وزارت بہبود آبادی کا وہ اشتہار ٹی وی پر دکھانا بند کر دیا ہے جس میں قرآنی آیت کی غلط تشریح کی گئی تھی۔ سورۃ البقرۃ کی اس آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایک دعا کی تلقین کی ہے جس میں وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمیں معاف کر دینا' اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جو تو نے ہم سے پہلی قوموں پر ڈالا اور اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ بھی نہ ڈالنا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو"۔

محکمہ بہبود آبادی نے اس دعا کے آخری ٹکڑے یعنی ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴾ کو اپنے اشتہار کا عنوان بنا لیا۔ جس کا مطلب یہ بتایا گیا کہ اللہ! ہمیں صرف اتنے بچے دینا جن کا بوجھ ہم برداشت کر سکیں۔ علماء حضرات کو اس اشتہار پر اعتراض تھا کہ اس قرآنی دعا کا تعلق بچوں کی تعداد سے نہیں ہے۔ چنانچہ حکومت نے علماء کے اعتراض پر اس اشتہار کو بند کر دیا ہے۔ (از "سرراہے" نوائے وقت' ۲۱ جون ۹۹ء)

ضرورت رشتہ

ریٹائرڈ سرکاری آفیسر کی بیٹی' ٹیچر ایم اے' بی ایڈ عمر ۳۱ سال کے لئے دینی مزاج کے حامل' ملازمت پیشہ یا کاروباری' سنی مرد کا رشتہ درکار ہے۔ عمر ۴۰ سال تک ہو۔

پی او بکس نمبر ۱۳۰۸۲' ٹاؤن شپ' لاہور